واعظ الجمعہ

عظمتِ صحابہ واہل بیتِ کرام

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

عظمتِ صحابہ واہل بیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

أهل السنة

لتحقيق الكتب والطباعة والنشر

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

عظمتِ صحابہ واہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالی عنہم

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاة والسّلام على خَاتم الأَنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهٖ وصَحْبِهٖ أَجمَعِيْن، ومَن تبِعَهم بِإحْسانٍ إلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بعد: فأَعوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهٖ وصَحبِهٖ أجمعين.

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا مقام ومرتبہ

برادرانِ اسلام! رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اور اہلِ بیتِ اَطہار کا مقام ومرتبہ بہت بلند وبالا ہے، یہ وہ مقدّس اور عظیم ہستیاں ہیں، جن کی تعظیم وتوقیر ہم سب پر لازم ہے، ان حضرات کی شان بہت ارفع واعلی ہے، یہ وہ نیّرِ تاباں ہیں جن کے قلوب واذہان کو، خالقِ کائنات عزّوجلّ نے نورِ ایمان سے آراستہ کرکے، کفرو شرک، اور نافرمانی وحکم عدولی جیسی برائیوں کے لیے، ناگوار وناپسندیدہ بنادیا، ان کا مقدّس وجود، ظلمت کے اندھیروں میں اُس مینارۂ نور کی حیثیت رکھتا ہے، جس سے صراطِ مستقیم سے بھٹکے ہوئے لوگ ہدایت پاتے ہیں، یہ سب حضرات عادل وجنّتی ہیں، ان میں سے کوئی بھی فاسق وفاجر نہیں، یہ وہ خوش بخت نُفوسِ قدسیہ ہیں، جنہیں دنیا

ہی میں، اللہ رب العزت کی رضا و خوشنودی، اور کامیابی کا پروانہ عطا ہو چکا۔ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾[1] "سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار، اور جو بھلائی کے ساتھ پیرو کار ہوئے، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں، اور اُن کے لیے باغات تیار کر رکھے ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے!"۔

اسی طرح ایک اَور مقام پر جہنم سے آزادی کا پروانہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا﴾[2] "اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو! جب تم میں آپسی دشمنی تھی، اُس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا، تو اللہ کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی ہو گئے، اور تم ایک غارِ دوزخ کے کنارے پر تھے، تو اللہ نے تمہیں اُس سے بچا لیا!"۔

---

(١) پ ١١، التوبة: ١٠٠.

(٢) پ ٤، آل عمران: ١٠٣.

کرم بالائے کرم فرماتے ہوئے ربِ کریم نے اصحابِ رسول ﷺ کو دونوں جہاں کی بھلائیوں کا حقدار قرار دیا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ﴾[1] "لیکن رسول اور جو اِن کے ساتھ ایمان لائے، انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا، اور انہی کے لیے بھلائیاں ہیں!"۔

حضراتِ گرامی قدر! تاجدارِ رسالت، سرورِ کائنات ﷺ کے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، صدق ووفا کے پیکر، اور سرچشمۂ ہدایت ہیں، بروزِ قیامت اللہ رب العزت نے انہیں جنّت میں داخلے کی خوشخبری، اور رسوائی سے بچانے کا وعدہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ﴾[2] "اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آئندہ کے لیے نصیحت ہو جائے! عنقریب تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اتار دے گا، اور تمہیں باغات میں لے جائے گا، جن کے نیچے

---

(۱) پ ۱۰، التوبة: ۸۸.

(۲) پ ۲۸، التحریم: ۸.

نہریں بہتی ہیں، جس دن اللہ تعالی رُسوانہ کرے گا، نبی اور اُن کے اصحاب ایمان والوں کو، اُن کا نور، اُن کے آگے اور اُن کے داہنے دَوڑتا ہوگا، عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کردے! اور ہمیں بخش دے! یقیناً تجھے ہر چیز پر قدرت ہے!"۔

عزیزانِ محترم! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی عظمت و شان کے کیا کہنے؟ ربِ کریم نے ان کا شمار اپنے خاص بندوں میں فرمایا، ارشاد فرماتا ہے: ﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى﴾[1] "تم کہو کہ سب خوبیاں اللہ تعالی کو ہیں، اور اس کے چُنے ہوئے (خاص) بندوں پر سلام!"۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالی اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "چنے ہوئے بندوں سے مراد "اصحابِ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم" ہیں"[2]۔

عظمتِ اہلِ بیتِ کرام

حضراتِ محترم! اللہ رب العالمین نے قرآنِ پاک میں، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے مقام ومرتبہ کے ساتھ ساتھ اہلِ بیتِ اطہار کی عظمت کو بھی بیان فرمایا ہے، ارشادِ

---

(١) پ ١٩، النمل: ٥٩.

(٢) "تفسير ابن كثير" پ ١٩، النمل، تحت الآية: ٥٩، ٣/ ٣٧٣.

و"حلية الأولياء" سفيان الثوري، ر: ٩٧١٧، ٧/ ٨١.

باری تعالی ہے: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾[1] "اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو سب مل کر، اور آپس میں پھٹ نہ جانا!"۔ یعنی جھگڑنا مت!۔

حضرت امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالی کی وہ رسی ہم ہیں، جس کے بارے میں اللہ تعالی نے یہ ارشاد فرمایا ہے!"[2]۔

ایک اَور مقام پر خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ اہلِ بیتِ رسول کی شان میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾[3] "اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے! اور تمہیں پاک کرکے خُوب ستھرا کردے!"۔

حضراتِ گرامی! جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی، تو نبئ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا امام حَسن، سیّدنا امام حسین، سیّدنا مولا علی اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو ایک چادر میں لے کر ارشاد فرمایا: «اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي، أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ، وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً!» "اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت

---

(١) پ ٤، آل عمران: ١٠٣.

(٢) "تفسير الثعلبي" پ ٤، آل عمران: ١٠٣، ٣/ ١٦٣.

(٣) پ ٢٢، الأحزاب: ٣٣.

ہیں، ان سے گندگی دُور رکھ، اور انہیں خوب پاک صاف کر دے!"، حضرت سیّدہ امِّ سلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (جو پاس ہی موجود تھیں) نے عرض کی: یارسولَ اللہ! کیا میں بھی اِن کے ساتھ ہوں؟ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «إِنَّكِ على خَيْرٍ!»[1] "تم بھی خیر پر ہو!"۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اہلِ بیتِ اطہار میں نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ازواجِ مطہّرات، حضرت سیّدہ خاتونِ جنّت فاطمہ زہرا عابدہ زاہدہ، حضرت سیّدنا علی المرتضٰی اور حسنَینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سب داخل ہیں۔ ع

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھول[2]

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی عظمت وشان

برادرانِ اسلام! ہم اہلِ سنّت وجماعت کا یہ اجماعی عقیدہ ہے، کہ دُنیا کا بڑے سے بڑا ولی، یا غوث، قطب، ابدال، حتی کہ کوئی بھی تابعی، کسی ادنی صحابی کے مقام ومرتبہ تک بھی نہیں پہنچ سکتا؛ کیونکہ صحبتِ نبوی کا جو شرف انہیں حاصل ہے، وہ

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب ما جاء في فضل فاطمة [بنت محمد صلى الله عليه وسلم] رضي الله تعالى عنها، ر: ٣٨٧١، صـ٨٧٤. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسنٌ صحيح، وهو أحسن شيءٍ روي في هذا الباب. وفي الباب عن أنس [بن مالك] وعمر بن أبي سلمة ووأبي الحمراء ومعقل بن يسار وعائشة".

(٢) "حدائقِ بخشش" "سر تا باقدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول، ص۷۹۔

کسی غیر صحابی کے مقدّر میں کہاں؟ صرف یہی نہیں، بلکہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے خود اپنی زبانِ حق ترجمان سے انہیں "اُمّت کے بہترین لوگ" قرار دیا، حدیث شریف میں ہے کہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيهم، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ!»(۱) "میری اُمّت کے بہترین لوگ اُس زمانہ کے ہیں جس میں مجھے بھیجا گیا، پھر وہ لوگ جو اُن کے بعد ہیں!"۔

اسی طرح ایک اَور روایت میں ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَكْرِمُوا أَصْحَابِي، فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ!»(۲) "میرے

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي هريرة رضي الله تعالى عنه، ر: ٧١٢٦، ٣/ ٤.

و"صحيح مسلم" كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصّحابة ثمّ الذين يلونهم ثمّ الذين يلونهم، ر: ٦٤٧٣، صـ١١١١.

و"شرح السنّة" كتاب فضائل الصّحابة، باب خير القرون، ر: ٣٨٥٧، ٨/ ٥١، [قال البغوي:] هذا حديث صحيح أخرجه مسلم.

(٢) "الإبانة الكبرى" لابن بطة، باب ذكر ما أمر به النّبي ﷺ من لُزوم الجماعة والتحذير من الفرقة، ر: ١١٤، ١/ ٢٨٥.

و"الأمالي المطلقة" ٨٩- ثمّ أملانا، صـ٦٣، ٦٤. [قال العسقلاني:] هذا حديثٌ صحيح. أخرجه النسائي.

اصحاب کی عزّت کرو، وہ تم میں بہترین لوگ ہیں، پھر وہ جو اُن کے بعد ہیں!" یعنی تابعینِ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حق اور اُن کی نسبت کا لحاظ رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «احْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي، ثُم الَّذِينَ يَلُوْنهُمْ»[1] "میرے اصحاب کے بارے میں میرا لحاظ رکھنا! پھر اُن لوگوں میں جو اِن کے بعد ہیں!"۔

حضراتِ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقام ومرتبہ اور عظمت کو اُجاگر کرتے ہوئے نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا: «لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِماً رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي!»[2] "اُس مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی، جس نے مجھے دیکھا (یعنی صحابہ)، یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا! (یعنی تابعین)"۔

---

(١) "مستدرَك الحاكم" كتاب العلم، ر: ٣٩٠، ١/ ١٦٧. [قال الذهبي:] "وهذا صحيحٌ".

(٢) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب ما جاء في فضل مَن رأى النبيَّ ﷺ وصحبه، ر: ٣٨٥٨، صـ٨٧٢. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسنٌ غريب لا نعرفه إلّا من حديث موسى بن إبراهيم الأنصاري. وروى علي بن المدِيني وغيرُ واحدٍ [من] أهل الحديث عن موسى هذا الحديث".

عزیزانِ مَن! حضور نبی کریم ﷺ کے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے قلوب واذہان ساری اُمّت سے بہتر اور پاکیزہ ہیں، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: «إِنَّ اللهَ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ ﷺ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، فَابْتَعَثَهُ بِرِسَالَتِه، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ، فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّه، يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِه. فَمَا رَأَى المسْلِمُونَ حَسَناً، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَوْا سَيِّئاً فَهُوَ عِنْدَ اللهِ سَيِّئٌ»[1].

"اللہ تعالی نے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی، تو جنابِ محمد ﷺ کا دل، تمام بندوں کے دلوں سے بہترین پایا، لہذا انہیں اپنے لیے منتخب فرمالیا، اور حضور کو اپنا رسول بناکر بھیجا، پھر قلبِ محمد ﷺ کے بعد قلوبِ بندگاں ملاحظہ فرمائے، تو (بعدِ انبیاء) اصحابِ محمد ﷺ کے دل سب سے عمدہ پائے، لہذا انہیں اپنے نبی ﷺ کا وزیر بنالیا، جو اِس کے دین کی حفاظت کے لیے قِتال (جہاد) کرتے ہیں۔ تو جس چیز کو مسلمان اچھا جانیں، وہ اللہ تعالی کے ہاں بھی اچھی ہے، اور جس چیز کو مسلمان بُرا جانیں، وہ اللہ عزّوجلّ کے نزدیک بھی بُری ہے"۔

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن مسعود، ر: ٣٦٠٠، ٢/ ١٦.

اہلِ بیتِ اَطہار کا مقام

حضراتِ ذی وقار! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اہلِ بیتِ اطہار کی محبّت باعثِ تکمیلِ ایمان ہے، ان کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رہنے والا کبھی گمراہ نہیں ہوتا، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ ان کا لحاظ رکھنے، اور ان کی عزت وتکریم کرنے کی تلقین فرمائی، محبت وعظمتِ اہل بیت کے بارے میں حضرت سیّدنا زید بن اَرقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الآخَرِ: (١) كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ، (٢) وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الحَوْضَ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا!»[1] "میں تم میں ایسی دو ۲ چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، کہ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا، تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے، ان میں سے ہر ایک، دوسری سے بڑھ کر ہے: (۱) اللہ تعالی کی کتاب، یہ آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے، (۲) اور میری اولاد یعنی اہلِ بیت۔ یہ دونوں چیزیں ہرگز جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوضِ کوثر پر آکر ملیں، لہٰذا دیکھنا یہ ہے کہ تم لوگ میرے بعد اِن دونوں سے کیا سُلوک کرتے ہو!"۔

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، [باب في] مناقب أهل بيت النّبي ﷺ، ر: ٣٧٨٨، صـ٨٥٩. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسنٌ غريب".

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «أَحِبُّوا اللهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللهِ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي!»(۱) "جو نعمتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں دے رہا ہے، ان کے باعث اُس سے محبت رکھو، اور مجھ سے محبتِ الٰہی کے سبب محبت رکھو، اور میری محبت کے سبب میرے اہلِ بیت سے محبت رکھو!"۔

اسی طرح حضرت سیّدنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: «ارْقُبُوا مُحَمَّداً ﷺ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ»(۲) "(اے لوگو!) نبئ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اہلِ بیت کے بارے میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھو!"، یعنی ان سے سُلوک میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا لحاظ رکھو، اور انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ!۔

حضرت سیّدنا مطلب بن ربیعہ بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم فرماتے ہیں، کہ (ایک بار حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چچا) حضرت سیّدنا عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حالتِ غضب

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، [باب في] مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ر: ٣٧٨٩، صـ٨٥٩. [قال أبو عيسى:] "هذا حديث حسن غريب إنّما نعرفه من هذا الوجه".

و"المعجم الكبير" علي بن عبد الله بن عباس عن أبيه، ر: ١٠٦٦٤، ١٠/ ٢٨١.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب فضائل أصحاب... إلخ، ر: ٣٧١٣، صـ٦٢٦.

میں، نبیٔ کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، میں (بھی) اس وقت رحمتِ عالم ﷺ کے پاس (حاضرِ خدمت) تھا، حضور ﷺ نے پوچھا: «مَا أَغْضَبَكَ؟» "آپ غصے میں کیوں ہیں؟" انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! قریش کی عجیب حالت ہے! جب باہم ملتے ہیں تو خوشی خوشی ملتے ہیں، لیکن جب ہم سے ملاقات کرتے ہیں تو ان کی حالت ہی غیر ہوتی ہے!۔ راوی فرماتے ہیں کہ یہ سن کر نبیٔ اکرم ﷺ جلال میں آگئے، یہاں تک کہ چہرۂ انور سرخ ہوگیا، پھر مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ!»[1] "مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوسکتا، جب تک وہ اللہ ورسول کی خاطر تم (اہلِ بیت) سے محبت نہ رکھے!"۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں گستاخی وبے ادبی کی ممانعت

میرے محترم بھائیو! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اہلِ بیت سے محبّت واُلفت، در حقیقت رسول اللہ ﷺ سے محبّت واُلفت ہے، اور ان حضرات سے بُغض

(١) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب مناقب أبي الفضل عم النبي ﷺ وهو العباس بن عبد المطلب رضي الله تعالى عنه، ر: ٣٧٥٨، صـ٨٥٤. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسنٌ صحيح".

وعداوت (معاذ اللہ)، حضورِ اکرم ﷺ سے بغض و عداوت کے مترادف ہے، احادیثِ نبویہ میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے معاملے میں، اللہ عزّوجلّ سے ڈرنے، اور انہیں ہدَفِ تنقید نہ بنانے کی خاص طور پر تاکید کی گئی ہے۔ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مغفّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي! لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضاً بَعْدِي! فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَه!»[1] "اللہ سے ڈرو! میرے صحابہ کے مُعاملہ میں اللہ سے ڈرو! انہیں میرے بعد ہدَفِ تنقید نہ بنانا! کیونکہ جس نے اِن سے محبت کی، تو میری محبت کی بنا پر کی، اور جس نے اِن سے عداوت رکھی، تو مجھ سے عداوَت کی بنا پر اِن سے عداوت رکھی! جس نے ان کو اِیذا دی، اس نے مجھے اِیذا دی، اور جس نے مجھے اِیذا دی، اُس نے اللہ تعالی کو اِیذا دی، اور جس نے اللہ تعالی کو اِیذا دی، عنقریب اللہ تعالی اس کی پکڑ فرمائے گا!"۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر سبّ وشتم کی ممانعت کرتے ہوئے رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي! فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَباً،

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب في من سبّ أصحاب النّبي ﷺ، ر: ٣٨٦٢، صـ٨٧٢. [وقال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسنٌ غريب".

مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ!»[1] "میرے کسی صحابی کو گالی مت دو (بُرا مت کہو)! کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ برابر بھی سونا خیرات کر ڈالے، تب بھی تمہارا ثواب، میرے کسی صحابی کے ایک مُد[2] یا اس کے آدھے تک بھی نہیں پہنچ سکتا!"۔

امّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: «أُمِرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَبُّوهُمْ»[3] "لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا کہ نبئ کریم ﷺ کے صحابہ کے لیے استغفار کریں، مگر اُنہوں نے انہیں بُرا کہنا شروع کر دیا!"۔

ایک اَور روایت میں ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «إنّ اللهَ اختارَنِي واختارَ لي أصْحابِي، فَجعَلَ لي منهمْ وُزَراءَ وأصهاراً وأنصاراً، فَمَن سَبَّهُمْ فَعلَيه لَعْنَةُ اللهِ والمَلائِكَةِ والنّاسِ أجْمَعِينَ! لَا يَقْبَلُ اللهُ منهُ صَرفاً وَلَا عَدلاً!»[4] "اللہ تعالی نے مجھے منتخب فرمایا اور میرے لیے میرے اصحاب

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي سعيد الخدري، ر: ١١٦٠٨، ٤/ ١٢٧.

و"صحيح البخاري" كتاب فضائل ...إلخ، ر: ٣٦٧٣، صـ٦١٧.

(٢) قدیم زمانے کا ایک پیمانہ۔ ایک مُد محتاط اندازہ کے مطابق 839.808gm ہے۔

(٣) "صحيح مسلم" باب في تفسير آيات متفرّقة، ر: ٧٥٣٩، صـ١٣٠٧.

(٤) "الفتح الكبير" للسيوطي، حرف الهمزة، ر: ٣٢٢٤، ١/ ٢٩٧.

کا انتخاب فرمایا، اور اُن میں میرے لیے وزراء، سسرالی رشتہ دار اور مدد گار بنائے، تو جو انہیں گالی دے (یعنی برا کہے) اُس پر اللہ تعالی، فرشتوں، اور تمام لوگوں کی لعنت ہے! اللہ تعالی اُس سے نہ کوئی فرض قبول فرمائے گا اور نہ کوئی نفل!"۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: «لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَه!»[1] "محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صحابہ کو برا مت کہو، کیونکہ ان کا ایک لمحہ، تمہارے عمر بھر کے اعمال سے بہتر ہے!"۔

اسی طرح حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انصار صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے بارے میں ارشاد فرمایا: «فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ!»[2] "ان (انصار) کے نیک لوگوں کی نیکیوں اور خوبیوں کا اعتراف کرو، اور ان کی لغزشوں سے صَرفِ نظر کرو!"۔

---

(١) "فضائل الصّحابة" للإمام أحمد، ر: ١٧٣٦، ٢/ ٩٠٩.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب مناقب الأنصار، باب قول النّبي صلى الله تعالى عليه وسلم: «اقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم»، ر: ٣٧٩٩، صـ٦٣٨.

و"سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب في فضل الأنصار وقريش، ر: ٣٩٠٧، صـ٨٨٠، [قال أبو عيسى:] "هذا حديث حسن صحيح".

مُشاجراتِ صحابہ اور ہماراطرزِ عمل

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم قابلِ عزّت واحترام ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے نسبت کے سبب، وہ حضرات پاکیزہ دلوں کے مالک ہیں، دنیاوی مال ومتاع اور حرصِ اقتدار سے پاک ہیں، البتہ بعض مُعاملات میں ان سے غیرارادی طور پر، کچھ اجتہادی لغزشیں ضرور سرزد ہوئیں، لیکن ان لغزشوں اور بھول چُوک کو بنیاد بناکر، ہمیں اس بات کی قطعًا اجازت نہیں، کہ ان حضراتِ مقدّسہ کے بارے میں کسی بھی طرح کے نازیبا کلمات زبان پر لائیں، یادل ودماغ میں ان کے لیے بُرا سوچیں۔ ہمارا ایساکرنا، اپنی عاقبت برباد کرنے کے مترادِف ہوگا، جو شخص ایساکرے، وہ صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا گستاخ، بے ادب اور زِندیق ہے، اور اس کا ایمان مشکوک ہے۔

حضرت میمونی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ مجھ سے امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایاکہ "اے ابوالحسن! جب تم کسی شخص کو صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم میں سے کسی کا ذکر، بُرے انداز میں کرتے دیکھو، توسمجھ لوکہ اس کا مسلمان ہونا مشکوک ہے!"[1]۔

---

(١) "البداية والنّهاية" سنة ستّين من الهجرة النّبوية، ٨/ ١٤٨.

حضرت ابو زرعہ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "جب تم کسی کو اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سے، کسی ایک کی بھی تنقیص و توہین کرتے دیکھو، تو جان لو کہ وہ زِندیق (بد عقیدہ) ہے!"[1]۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام اصحابِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت کرتے ہیں، البتہ نہ کسی کی محبت میں غُلو کرتے ہیں، نہ کسی پر تبرّا کرتے ہیں۔ اور جو کسی صحابی سے عداوت رکھے، یا کسی صحابی کا خیر کے سِوا ذکر کرے، ہم اس سے دشمنی رکھتے ہیں! ہم تو صحابۂ کرام کا ذکر خیر ہی کے ساتھ کرتے ہیں۔ صحابہ سے محبت دین، ایمان اور بھلائی ہے، اور اِن سے عداوت و دشمنی، کفر، نِفاق اور سرکشی ہے!"[2]۔

امام ابنِ خلف بربہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "خوب جان لو! کہ جو کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تنقیص و توہین کرے، تو سمجھ لو کہ وہ درحقیقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کا ارادہ کرتا ہے، اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کی مزارِ پُرانوار میں تکلیف پہنچاتا ہے"[3]۔

تنقیصِ صحابہ سے ممانعت کرتے ہوئے سرکارِ غوثِ اعظم، حضرت سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ "تمام اہلِ سنّت اس پر متفق ہیں، کہ صحابۂ کرام کے آپسی اختلافات پر خاموشی اختیار کرنا، ان حضرات کے عیوب و نقائص

---

(١) "الكفاية في علم الرواية" باب ما جاء في تعديل الله ...إلخ، صـ٤٩.

(٢) "العقيدة الطحاويّة" صـ٨.

(٣) "شرح السنة" للبربهاري، ر: ١٣٧، صـ١٢٠.

تلاش کرنے سے باز رہنا، ان کے فضائل ومحاسن کا اظہار کرنا، اور ان کے تمام مُعاملات (چاہے جیسے بھی ہوں) اللہ تعالی کے سپرد کرنا لازم وضروری ہیں!"[1]۔

امام ابنِ ہمام حنفی رحمۃ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں کہ "روافض (شیعہ) کے بارے میں حکم یہ ہے، کہ جو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو، خلفائے ثلاثہ سے افضل کہے وہ بدعتی ہے، اور جو حضرت ابوبکر یا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی خلافت کا انکار کرے، وہ کافر ہے!"[2]۔

امام ابنِ حجر مکّی شافعی رحمۃ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ "روافض اور شیعوں (اللہ ان کا ستیاناس کرے) کو ان احادیث سے (جو اہلِ بیت اور ان سے محبت کرنے والوں کے فضائل میں وارد ہوئیں) یہ وَہم نہ ہو، کہ یہ لوگ اہلِ بیت سے محبت رکھتے ہیں!؛ کیونکہ انہوں نے اہلِ بیتِ کرام کی محبت میں، یہاں تک اِفراط وغُلو سے کام لیا، کہ صحابۂ کرام کو کافر، اور پوری اُمّتِ مسلمہ کو گمراہ کہہ بیٹھے"[3]۔

حضراتِ گرامی قدر! صد افسوس کہ آجکل بعض اَزلی بدبخت اور ناہنجار قسم کے لوگ، اپنی مجالس میں صحابۂ کرام، اہلِ بیتِ اطہار اور نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے قرابتداروں کی شان میں، سرِعام گستاخی وبے ادبی کی جرأت کر رہے ہیں، لیکن انہیں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں، نام نہاد ریاستِ مدینہ کی "تبدیلی سرکار" ان کے خلاف

---

(١) "الغنية لطالبي طريق الحق" القسم الثاني، ١/ ١٦٣ بتصرف.

(٢) "فتح القدير" كتاب الصلاة، باب الإمامة، ١/ ٣٠٤.

(٣) "الصواعق المحرقة" الباب ١١ في فضائل أهل البيت ...إلخ، صـ١٥٣.

قانونی کاروائی کرنے کے بجائے، "ناموسِ صحابہ" کے لیے آواز بلند کرنے والے علمائے اہلِ سنّت کو گرفتار کرنے میں مصروف ہے، اس کی جتنی مذمّت کی جائے، کم ہے۔

میرے بھائیو! اگر یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا، اور حکومت نے اپنی روش نہ بدلی، تو ملک میں پھر سے فرقہ واریت کی آگ بھڑک سکتی ہے، اور خاکم بدہن ملک خانہ جنگی کا شکار ہوسکتا ہے، لہٰذا ہم تمام پاکستانی مسلمان، حکومتِ وقت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وزارتِ داخلہ، اور نیشنل ایکشن پلان پر عمل کو یقینی بنانے والی تمام سیکیورٹی فورسز، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا تعین کریں، اور انہیں راتوں رات بیرونِ ملک فرار کروانے کے بجائے، گرفتار کرکے دستورِ پاکستان کے مطابق قرارِ واقعی سزا دیں، اور علمائے اہلسنّت کو فوری رہا کریں!!۔

دُعا

اے اللہ! ہمیں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقام ومرتبہ اور عظمت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اُن کا ادب واحترام کرنے کی توفیق مرحمت فرما، تمام اہلِ بیتِ اطہار اور مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرابتداروں سے محبّت کی توفیق عطا فرما، ان کی سیرتِ مبارکہ پر عمل کے جذبہ سے سرشار فرما، کسی بھی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی وبے ادبی سے بچا، ہمیں فرقہ واریت اور خانہ جنگی سے محفوظ رکھ، اسلام مخالف سازشوں کو ناکام بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا

فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی

وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.